مذہب اہل حدیث

عہد صحابہ سے عصر حاضر تک

جمع وترتیب

حافظ علیم الدین یوسف

ایم۔اے۔ فقہ اسلامی، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی حفظہ اللہ

فہرست

مقدمہ.. ۲

اہل حدیث کی وجہ تسمیہ.. ۴

مذہب اہل حدیث، عہد صحابہ میں... ۶

کیا اہل حدیث سے صرف محدثین یعنی علم حدیث سے شغف رکھنے والے مراد ہیں؟؟......... ۷

مذہب اہل حدیث - عقیدہ اور فقہ کے اعتبار سے:

عقیدہ اہل حدیث.. ۱۳

اہل حدیث کا فقہی مذہب:

مذاہبِ اربعہ کی کتابوں میں مذہب اہل حدیث کی آراء کا بیان.................... ۱۹

فقہاء اہل حدیث.. ۲۱

کیا مذہب اہل حدیث فقہی اصول سے عاری ہے؟..................................... ۲۱

ایک اعتراض اور اس کا جواب.. ۲۲

مذہب اہل حدیث اور مذہب حنابلہ میں ایک اہم فرق............................... ۲۴

علماء سابقین کا اہل حدیث کو بطورِ مذہب ذکر کرنا.................................... ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

زیر نظر کتابچہ، بعض حضرات کے سوالات اور بعض ناپختہ ذہنوں کے اشکالات کے جواب میں لکھا گیا ہے. اقوال سلف بطور نمونہ ذکر کیے گئے ہیں بطور حصر نہیں، اگر ایک ایک قول جمع کیا جائے تو کئی سو صفحات درکار ہیں، مگر حق کی جستجو رکھنے والوں کیلئے یہ چند سطور ہی کافی ہیں.

اس کتاب کی تیاری میں عربی کی کئی ایک کتابوں کے علاوہ علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی کتاب "اہل حدیث کا مذہب" اور حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ کی کتاب "اہل حدیث اور اہل تقلید" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے.

جو احباب اس سلسلے میں قدرے تفصیل سے جاننا چاہتے ہیں وہ ان دونوں کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں.

عہد صحابہ کے اواخر میں ہی اسلام میں نئے نئے فرقوں کا ظہور ہونے لگا. منہج صحابہ سے انحراف اور عقل کے بے جا استعمال نے باطل افکار کو جنم دینا شروع کیا، عقل معیار حق کی کسوٹی بن گئی، احادیث صحیحہ کا انکار کیا جانے لگا خبر واحد کے شعار تلے احادیث کا جزئی انکار بھی شروع ہو گیا، علماء کی آراء کو نصوص صریحہ پر فوقیت دی جانے لگی اور عقیدہ و فقہ میں ایسے ایسے اصول گھڑ لیے گئے جو مسلمات شرعیہ کی جڑیں کمزور کر رہے تھے.

مگر اللہ کے فضل و کرم سے فتنوں کی بہتات کے اس دور میں ایک ایسی جماعت موجود تھی جس نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے شجر حق کی آبیاری کی، نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک حرف کو "فأداها كما سمعها" کے مصداق محفوظ کر کے امت تک پہونچایا، فہم دین اور مسائل شرعیہ میں آراء صحابہ کی اہمیت محسوس کرتے آثار صحابہ کے نام سے کئی ضخیم کتابیں لکھ ڈالیں.

یہی وہ جماعت تھی جس نے ایسے پر آشوب دور میں اسلام کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا، جنہوں نے اپنی دعوت سے باطل افکار و نظریات کے تار و پود بکھیرے اور من گھڑت اصولوں کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں نیز اس زمانے میں جنم لینے والی ایک ایک بدعات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا.

ذرا تصور کریں اس زمانے کا، کیا صورت حال رہی ہو گی، الگ الگ عقیدہ و نظریہ کے حاملین ہیں اور ہر کوئی خود کے بارے میں یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، یہ عقیدہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے.

ایسے وقت میں ضروری تھا کہ وہ جماعت جس نے صحیح منہج کی حفاظت کی تھی، خود کو دوسرے فرقوں سے ممتاز کرنے کیلیے ایک ایسا لقب اختیار کرے جو اس کے منہج کے مطابق بھی ہو اور جس سے

تمام باطل فرقوں کی جڑیں بھی کٹ جائیں، چنانچہ اس جماعت نے اپنے لیے اہل حدیث کا لقب اختیار کیا جو کہ ان کے منہج کے مطابق بھی تھا اور جس سے باطل فرقے خود بخود چھٹ گئے.

اہل حدیث کی وجہ تسمیہ:

یہاں ایک اہم سوال بنتا ہے کہ اس مذہب کا نام اہل حدیث کیوں رکھا گیا؟؟ اہل قرآن و حدیث کیوں نہیں رکھا؟

توجواب یہ ہے کہ ایسا پانچ وجوہات کی بناپر کیا گیا:

١. چونکہ قرآن کے حجت اور دلیل ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے جبکہ حدیث کی حجیت کے سلسلے میں بعض نااہل لوگوں نے اختلاف کیا ہے.

لہذا اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ وہ اہل قرآن ہے تو ممکن ہے کہ وہ منکر حدیث ہو جبکہ اگر کوئی یہ کہے کہ وہ اہل حدیث ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث دونوں کا ماننے والا ہے.

٢. اس معنی کی اصطلاح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں موجود تھی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ, فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ الله.[1]

---

[1] سنن الدارمي (ص:١٢٧)

ترجمہ: کچھ لوگ تمہارے پاس قرآن کی متشابہ آیات لے کر آئیں گے، تم سنت کے ذریعے ان کی پکڑ کرنا کیونکہ **اصحاب سنن** قرآن کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں.

اس اثر میں **اصحاب سنن** سے مراد اہل حدیث ہیں کیونکہ سنت، حدیث کا ہی دوسرا نام ہے اور اصحاب اہل کے معنی میں آتا ہے.

۳. حدیث کا اطلاق قرآن وحدیث دونوں پر ہوتا ہے جیسا کہ خود رب العالمین نے قرآن کے بارے میں فرمایا: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ.[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے.

(ان دونوں وجوہات کا استخراج میں نے امام اللآلکائی رحمہ اللہ کی کتاب "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" سے کیا ہے. دیکھیں: ج-۱، ص: ۲۴-۲۵).

۴. آپ تمام مذاہب پر نظر دوڑا کر دیکھ لیں، ہر کوئی اپنے امام کے قول کو درست ثابت کرنے کیلیے کبھی حدیث کی تاویل کرتے ہیں تو کبھی صراحتاً رد کر دیتے جبکہ اہل حدیث ہی وہ جماعت ہے جس کے سامنے اگر کوئی حدیث آجائے تو اس کے مقابلے میں کسی اور کی رائے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے. لہذا اس ناحیے سے صرف اہل حدیث ہی مکمل طریقے سے حدیث پر عمل پیرا ہیں جب کہ دوسرے مذاہب والے حدیث پر اس وقت عمل کرتے ہیں جب وہ ان کے مذہب کے مطابق ہو.

---

[1] (الزمر، آیت: ۲۳)

۵. اہل حدیث اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ اہل حدیث پہلے دلیل تلاش کرتے ہیں پھر اگر کسی امام کا قول اس کے خلاف ملے تو ان کیلیے عذر تلاش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہو سکتا ہے انہیں یہ حدیث نہ ملی ہو.

جبکہ دوسرے مذاہب والے پہلے اپنے امام کا قول تلاش کرتے ہیں پھر اگر کوئی حدیث اس قول کے مخالف ملے تو کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ امام صاحب کے پاس کوئی اور حدیث رہی ہو گی جو ہم تک نہیں پہونچی.

فریق اول حدیث پر عمل کرنے کی کوشش میں لگا ہوتا ہے جبکہ فریق ثانی امام کے قول پر عمل کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے.

مذہب اہل حدیث، عہد صحابہ میں:

عن أبي سعيد الخدري أنه كان إذا رأى الشباب قال:........ إنكم خلوفنا وأهل الحديث بعدنا.[1]

ترجمہ: حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ جب کسی نوجوان (طالب علم) کو دیکھتے تو کہتے:........ تم ہمارے خلف ہو اور ہمارے بعد تمہی اہل حدیث ہو.

[1] (المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي: ص:۳۶۹، حدیث:۶۲۴، شعب الإيمان للبيهقي: ج:۳، ص:۲۴۹، حدیث:۱۶۱۰، شرف أصحاب الحديث: ص:۲۲).

اس جملہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ خود کو اہل حدیث کہتے تھے اسی لیے انہوں نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ ہمارے بعد تم لوگ ہی ہمارے خلف ہو اور اہل حدیث ہو.

ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اہل حدیث لقب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان معروف تھا بلکہ حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ "ہمارے بعد" اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی پوری جماعت کو اہل حدیث کے لقب سے ملقب کر رہے ہیں.

کیا اہل حدیث سے صرف محدثین یعنی علم حدیث سے شغف رکھنے والے مراد ہیں؟؟

سلف صالحین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ ان کے نزدیک اہل حدیث لفظ کے دو اطلاقات تھے:

۱. اہل حدیث کہہ کر محدثین کو مراد لیا جاتا تھا. اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں.

۲. اہل حدیث سے مراد وہ لوگ تھے جن کا عقیدہ کتاب سنت اور صحابہ کرام والا تھا اور جو فقہی مسائل میں کسی کی تقلید کے قائل نہیں تھے.

ذیل کے سطور میں بطور نمونہ چند ایک دلائل پیش کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سلف کے نزدیک یہ دوسرا اطلاق بھی معروف تھا جس کا انکار وہی شخص کرے گا جو یا تو حقیقت سے ناآشنا ہو یا متعصب ہو.

۱. امام احمد رحمہ اللہ نے فرقۂ ناجیہ سے مراد اہل حدیث کو لیا ہے.

آپ کے قول کی رو سے، امام احمد رحمہ اللہ نے تو فقہاء و مفسرین، علماء لغت اور عوام الناس کو فرقۂ ناجیہ سے خارج کر دیا ہے. جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے.

اسی امر کی توضیح کرتے ہوئے قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امام احمد رحمہ اللہ نے اس سے ان لوگوں کو مراد لیا ہے جو اہل حدیث کا عقیدہ رکھتے ہیں.

گویا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اہل حدیث سلف صالحین کے نزدیک صرف اس فن سے شغف رکھنے والوں کو نہیں کہا جاتا تھا بلکہ یہ ایک مستقل مذہب تھا جس کے اصول عین اسلامی شریعت کے مطابق تھے.

۲. بعض قاضی حضرات بھی اہل حدیث مذہب پر تھے:

چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے قاضی الجماعۃ ابو القاسم رحمہ اللہ کے تعلق سے بیان کیا ہے کہ: ابو القاسم رحمہ اللہ کا میلان عقائد و مسائل میں عموماً اہل حدیث اور اہل ظاہر کے مذہب کی طرف تھا.[1]

---

[1] (تاریخ الإسلام: ۱۳/ ۷۹۱)

امام ابن حزم رحمہ اللہ کی کتاب جوامع السیرۃ میں انہیں: "قاضي الجماعة على مذهب أهل الحديث" کہا گیا ہے.[1]

امام ذہبی رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں کہ: آپ کو اجماع اور علماء امصار کے اختلافات کی کافی معرفت تھی، (مسائل میں) ترجیح وانصاف کی طرف میلان تھا.[2]

۳. امام مقریزی رحمہ اللہ (۷۶۶-۸۴۵) نے ایک مقام پر قراءت سبعہ کے مشہور ہونے کے تعلق سے بیان کرتے ہوئے ضمناً فقہاء کا تذکرہ کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں: عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فقہاء اَربعہ کے علاوہ باقی کے مذاہب باطل ہیں، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امام سفیان ثوری، امام اَوزاعی، امام عبد اللہ بن المبارک، امام اِسحاق بن راھویہ، اسی طرح شام اور اندلس کے جو لوگ امام مالک اور دوسرے فقہاء کے مذہب کے مشہور ہونے سے قبل امام اَوزاعی کے مذہب پر تھے سب کے سب باطل مذہب پر تھے.

اسی طرح سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ بلاد مشرق کے جو لوگ امام سفیان ثوری کے مذہب پر تھے اور اہل حدیث مذہب پر تھے ان سب کا مذہب باطل تھا.[3]

۴. بعض حدیث کے راویوں کو غلط عقیدہ کی وجہ سے اہل حدیث سے الگ کہنا:

---

[1](جوامع السیرۃ:۳)

[2](تاریخ الاِسلام:۱۳/۷۹۱)

[3](اِمتاع الاَسماع: ج۴، ص:۳۱۷)

سلف صالحین کسی شخص کو اس کے باطل عقیدہ کی وجہ سے مذہب اہل حدیث سے خارج بھی کر دیتے تھے خواہ وہ علم حدیث کا طالب کیوں نہ ہو، چنانچہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: أبو القاسم عبد الواحد بن أسد العکبری کے قول پر اعتماد نہیں کیا جائے گا کیوں کہ وہ معتزلی تھا، اہل حدیث نہیں.[1]

۵. علماء نے بعض ایسے لوگوں کو بھی اہل حدیث مذہب پر بتایا ہے جو علم حدیث سے جڑے ہوئے نہیں تھے.

چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أبو الحسین بن فارس، کبار اہل سنت میں سے تھے اور اہل حدیث کے مذہب پر تھے.[2]

واضح ہو کہ ابن فارس لغت کے عالم تھے.

۶. بعض ممالک کے باشندوں کا اہل حدیث مذہب پر ہونا:

(أ). ہندوستان میں اہل حدیثوں کا وجود:

ابو عبد اللہ محمد بن احمد المقدسی رحمہ اللہ (۳۳۶-۳۸۰) اپنی کتاب "أحسن التقاسيم في معرفة الأقاليم" **میں سندھ کی ایک بستی منصورہ اور اس کے نواحی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:**

"مذاهبهم أكثرهم أصحاب الحديث".[3]

---

[1](البدایہ والنہایہ: ۱۱/ ۳۳۹).

[2](تاریخ الإسلام: ۸/ ۷۴۶).

[3](أحسن التقاسیم في معرفة الأقالیم: ج:۱، ص:۴۸۱)

ترجمہ: ان میں سے اکثر اہل حدیث کے مذہب پر تھے.

(ب). علامہ ابو منصور البغدادی رحمہ اللہ اپنی کتاب "أصول الدين" میں لکھتے ہیں: "في ثغور الروم والجزيرة وثغور الشام وثغور آذر بيجان وباب الأبواب كلهم على مذهب أهل الحديث من أهل السنة. وكذلك ثغور أفريقة وأندلس وكل ثغر وراء بحر المغرب أهله من أصحاب الحديث وكذلك ثغور اليمن على ساحل الزنج." [1]

ترجمہ: روم کی سرحد و جزیرہ کے تمام لوگ اور شام اور آذربائیجان کی سرحدوں کے تمام افراد اسی طرح باب الأبواب کے تمام باشندے اہل السنہ میں سے مذہب اہل حدیث پر تھے.

اسی طرح افریقہ، اندلس اور بحر مغرب کے اس طرف کی سرحد کے باشندے بھی اہل حدیث تھے اور یہی حال یمن کی اس سرحد کا بھی تھا جو ساحل زنج پر واقع ہے.

۷. بعض بادشاہ حضرات بھی اہل حدیث کو ایک مستقل مذہب تسلیم کرتے تھے:

ابو عبد اللہ الأزدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ملک عضد الدولہ رحمہ اللہ علماء سے بڑی محبت کرتے تھے ان کی مجلس میں ہر فن کے علماء کی ایک بڑی تعداد موجود رہتی تھی جن کی اکثریت متکلم فقہاء کی تھی. بادشاہ ان کے بیچ مجلس مناظرہ بھی منعقد کرواتے تھے. قاضی قضاۃ بشر بن الحسین نامی ایک معتزلی

---

[1] (أصول الدین: ج:۱، ص:۳۱۷)

تھا، ایک دن بادشاہ نے کہا کہ: یہ مجلس علماء سے بھری پڑی ہے مگر مجھے ان میں اہل اثبات یعنی اہل حدیث کا کوئی ایسا نمائندہ نظر نہیں آرہا ہے جو اپنے مذہب کا دفاع کرے.

یہ سن کر قاضی نے کہا کہ: مقلدین اور (احادیث کی) روایت کرنے والے ہیں، متضاد احادیث بیان کرتے ہیں اور دونوں پر عمل بھی کرتے ہیں، میں ان میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اس قابل ہو پھر معتزلہ کی تعریف کرنی شروع کر دی.

بادشاہ نے اس سے کہا کہ: یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی مذہب ایسا ہو جس کا دفاع کرنے والا پوری روئے زمین پر نہ پایا جائے، تم ایسا کرو کہ ہر جگہ تلاش کرواؤ جہاں کہیں بھی (مذہب اہل حدیث کا) کوئی مناظر ملے گا ہم اس سے درخواست کریں گے کہ وہ ہماری مجلس میں حاضر ہو.[1]

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ اہل حدیث باضابطہ طور پر ایک مذہب تھا اور یہ بھی کہ اس جماعت کے مخالفین ہمیشہ سے اس مذہب کے خلاف غلط فہمیاں پھیلاتے تھے اور لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے تھے کہ یہ صرف روایت حدیث میں لگے رہنے والے لوگ ہیں نہ ہی ان کا کوئی مذہب ہے اور نہ ہی ان کے اندر فقاہت ہے.

[1] (التقریب والإرشاد: ج:۱، ص:۷۰)

مذہب اہل حدیث - عقیدہ اور فقہ کے اعتبار سے

اہل حدیث صرف ایک فن نہیں بلکہ ایک مذہب اور منہج کا نام ہے جس میں عقیدہ اور فقہ دونوں داخل ہے بلکہ آپ عقیدہ کی کتابیں اٹھا کر دیکھیں عقیدہ اہل حدیث کو ہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے اور مذہب اہل حدیث کو ہی مذہب اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے.

چونکہ مذہب اہل حدیث میں فقہ و عقیدہ دونوں کی یکساں طور سے خدمت کی گئی ہے لہذا میں پہلے اہل حدیث کے اعتقادی مذہب پھر فقہی مذہب پر بات کروں گا.

عقیدہ اہل حدیث:

اہل حدیث کا عقیدہ میں وہی مذہب ہے جو اہل السنہ والجماعہ کا ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء سلف جب کبھی عقیدہ کے تعلق سے ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہی اہل السنہ اہل حدیث کا عقیدہ ہے.

ذیل کے سطور میں اس ضمن میں سلف سے منقول چند ایک اقوال پیش خدمت ہیں:

١. امام احمد رحمہ اللہ (١٦٤-٢٤١ ھ) نبی اکرم ﷺ کے فرمان: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ہوگی.... " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: إن لم يكونوا أهل الحديث فلا أدري من هم. وقال القاضي عياض أراد أحمد أهل السنة ومن يعتقد مذهب أهل الحديث.[1]

---

[1] (فتح الباري لابن حجر (١/ ١٦٤)

اگر اس سے مراد اہل حدیث کی جماعت نہیں ہے تو مجھے نہیں علم کہ دوسرا کون ہے.

قاضی عیاض رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: امام احمد رحمہ اللہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد اہل سنت والجماعت اور وہ لوگ ہیں جو اہل حدیث کے عقیدہ پر ہیں.

۲. امام ابو بکر الجرجانی رحمہ اللہ (۲۷۷-۳۷۱ھ) نے اپنی کتاب "اعتقاد أئمة الحديث" میں ایک عنوان قائم کیا ہے: "أصول الاعتقاد عند أهل الحديث" -عقیدہ اہل حدیث کے اصول- اس کے تحت لکھتے ہیں: اعلموا رحمنا الله وإياكم أن مذهب أهل الحديث أهل السنة والجماعة الإقرار بالله وملائكته وكتبه ورسله، وقبول ما نطق به كتاب الله تعالى، وصحت به الرواية عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[1]

ہمارے اور آپ کے اوپر اللہ کی رحمت ہو، یہ جان لیں کہ اہل حدیث -اہل سنت والجماعت- کا مذہب، اللہ رب العالمین کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور اللہ کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور جو کچھ اللہ کی کتاب میں وارد ہوا ہے اسے قبول کرنا اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت شدہ صحیح احادیث کو تسلیم کرنا ہے.......

۳. احمد بن سنان رحمه الله يقول: كان الوليد الكرابيسي خالي، فلما حضرته الوفاة قال لبنيه: تعلمون أحدا أعلم بالكلام مني؟ قالوا: لا، قال: فتتهموني؟ قالوا: لا، قال:

[1] (اعتقاد أئمة الحديث (ص:۴۹)

فإني أوصيكم، أتقبلون؟ قالوا: نعم، قال: «عليكم بما عليه أصحاب الحديث فإني رأيت الحق معهم.[1]

احمد بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ولید بن الکرابیسی (ت: ۲۱۴ھ) رحمہ اللہ میرے ماموں تھے، چنانچہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں اپنے بیٹوں سے کہا کہ: کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو مجھ سے بڑا علم کلام کا جاننے والا ہو؟

انہوں نے کہا: نہیں.

پھر فرمایا: کیا تم مجھے متہم سمجھتے ہو؟

انہوں نے کہا: نہیں.

پھر فرمایا: میں تمہیں ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں، کیا قبول کروگے؟

انہوں نے کہا: جی، قبول کریں گے.

فرمایا: جس عقیدہ پر اہل حدیث ہیں اس عقیدہ کو لازم پکڑو کیوں کہ میں نے حق ان کے ساتھ دیکھا ہے.

۴. ہارون رشید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حق تلاش کیا تو اسے اہل حدیث کے پاس پایا.[2]

---

[1] (شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي (ص:۵۶).

[2] (شرف أصحاب الحديث: ص:۵۵)

٥. امام ابو نصر الوائلی رحمہ اللہ (ت: ۴۴۴ھ) اپنی کتاب "رسالة السجزي إلى أهل زبيد في الرد على من أنكر الحرف والصوت" میں بیان کرتے ہیں کہ: قول السلف من أهل الحديث والسنة. وهو أنَّ كلام الله غير مخلوق منه بدأ وإليه يعود وأنه سبحانه يتكلم إذا شاء بما شاء، وأن كلامه يسمع ويتلى وأنه بحرف وصوت. [1]

اہل حدیث اہل سنت کے سلف کا قول یہ ہے کہ: اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے، اللہ سے ہی اس کی ابتداء ہوئی ہے اور اللہ کے پاس ہی یہ لوٹ جائے گا، اللہ رب العالمین جب چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے، وہ کلام کرتا ہے اور یہ کہ اللہ رب العالمین کا کلام مسموع ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے جس میں حرف اور آواز دونوں ہے.

٦. امام یحییٰ بن أبی الخیر العمرانی الشافعی رحمہ اللہ (۴۸۹-۵۸۸ھ) نے منہج حق کے بیان میں ایک کتاب تالیف کی جس کا نام "رسالة في المعتقد على مذهب أهل الحديث" رکھا. [2]

٧. امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٦٦١-۷۲۸ھ) اپنی کتاب "الإیمان" میں امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ: ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے.

پھر فرمایا کہ: وعلى هذا مذهب الجماعة من أهل الحديث، والحمد لله. [3]

---

[1] رسالة السجزي إلى أهل زبيد في الرد على من أنكر الحرف والصوت (ص: ۲۱)

[2] (الإنتصار في الرد على المعتزلة القدرية الأشرار: ج: ۱، ص: ۱۱).

[3] الإيمان لابن تيمية (ص: ۲۵۹).

یہی عقیدہ اہل حدیث جماعت کا ہے۔ الحمدللہ۔

۸. امام ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ (۷۳۱-۷۹۲ھ) نے اپنی کتاب میں کئی ایک مقامات پر فرمایا ہے کہ: یہی اہل حدیث کا عقیدہ ہے۔[1]

۹. امام ابو زرعہ ولی الدین ابن العراقی رحمہ اللہ (۷۶۲-۸۲۶ھ) نے بھی اپنی کتاب "الغیث الهامع شرح جمع الجوامع" میں اہل حدیث کے عقائد منقول کیے ہیں۔[2]

۱۰. علامہ مرعی بن یوسف الکرمی رحمہ اللہ (۹۸۸-۱۰۳۳ھ) نے اپنی کتاب "أقاويل الثقات في تأويل الأسماء والصفات والآيات المحكمات والمتشابهات" میں اہل السنہ والجماعہ کے عقیدہ کو ذکر کرتے ہوئے امام ترمذی رحمہ اللہ کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ: صفات کے باب میں وارد احادیث پر ایمان لانا اور اس کی کیفیت کے متعلق سوال نہ کرنا یہی اہل حدیث کا مذہب ہے۔[3]

۱۱. عبد الباقی ابن فقیہ فصہ (۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ) اپنی کتاب "العين والأثر في عقائد أهل الأثر" میں فرماتے ہیں: (جب مختلف فرقوں کا ظہور ہوا تو) اہل حدیث، اس عقیدے کے دفاع کیلیے کھڑے ہوئے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سند احاصل کیا تھا۔[4]

---

[1] (دیکھیں: شرح العقيدة الطحاوية، ج:۲، ص:۴۵۹)

[2] (۷۴۲)

[3] (۱۷۷)

[4] (۶)

پھر اس کے بعد مجدد امت شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ (۱۱۱۵-۱۲۰۶ھ) نے تو جیسے کہ انقلاب ہی برپا کر دیا. ان کی کتابیں ان کے عقیدہ اہل حدیث پر ہونے کی واضح دلیل ہیں.

اہل حدیث کا فقہی مذہب:

اہل حدیث کے فقہی مذہب کے اثبات میں میں دو امور بیان کروں گا.

۱. مذاہبِ اربعہ کی کتابوں میں مذہب اہل حدیث کی آراء کا بیان.
۲. بعض اہم فقہاء اہل حدیث کا تذکرہ.

مذاہبِ اربعہ کی کتابوں میں مذہب اہل حدیث کی آراء کا بیان.:

حنفی مذہب کی معروف کتاب "المبسوط" میں وضو اور غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے مسئلے میں امام سرخسی رحمہ اللہ نے پہلے حنفی مذہب کا قول ذکر کیا ہے پھر امام شافعی رحمہ

اللہ کا قول نقل نقل کرنے کے بعد فرمایا:"وقال أهل الحديث فرضان" **اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ یہ دونوں وضو اور غسل جنابت دونوں میں فرض ہیں.**[1]

علامہ بدر الدین العینی رحمہ اللہ نے "البناية شرح الهداية" **میں** "وجوب الزكاة على الفور أم التراخي"[2]، "الطهارة عن الحيض والنفاس من شروط الصوم"[3] **کے باب میں اہل حدیث کا قول نقل کیا ہے.**

اس کے علاوہ بھی کئی ایک کتابوں میں فقہاء اہل حدیث کے اقوال مذکور ہیں بطور مثال "درر الحكام شرح غرر الأحكام"،[4] **اور** "البحر الرائق شرح كنز الدقائق"،[5] **ملاحظہ کریں.**

مالکی مذہب:

مذہب مالکیہ میں بھی علماء اہل حدیث کی فقہی آراء کا تذکرہ کئی ایک کتابوں میں ملتا ہے، مثال کے طور پر دیکھیں: "مناهج التحصيل ونتائج لطائف التأويل في شرح المدونة وحل مشكلاتها"،[6] "شرح التلقين"،[7] "المقدمات الممهدات".[8]

---

[1] (المبسوط للسرخسی: ۱/ ۶۲).

[2] (۳/ ۲۹۴).

[3] (۴/ ۳۴).

[4] (۱/ ۳۰۵).

[5] (۲/ ۴۸).

[6] (۵/ ۳۵۶،۸/ ۲۶۷).

[7] (۱/ ۳۷۰،۲/ ۳،۴۱۹،).

[8] (۲/ ۵۴۵).

مذہب شافعیہ:

مذہب شافعیہ میں بھی کئی ایک کتابوں میں اہل حدیث کی فقہی آراء دیکھنے کو ملتی ہیں، مثال کے طور پر امام شافعی رحمہ اللہ کی "كتاب الأم"[1] اور امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب "المجموع شرح المهذب"،[2] کو دیکھیں.

مذہب حنابلہ:

مذہب حنابلہ میں خصوصاً امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے فقہاء اہل حدیث کی آراء ذکر کرنے کا خاصا اہتمام کیا ہے، بطورِ مثال چند ایک حوالے ملاحظہ فرمائیں: المغني لابن قدامة،۱/۲۹۷،۱/۳۷۶، ۸۰/۴.

اس کے علاوہ "الشرح الكبير على متن المقنع" میں بھی فقہاء اہل حدیث کی آراء مذکور ہیں، بطورِ مثال یہ چند حوالہ جات ہیں: ۱/۵۰۵، ۴/۲۵۱.

---

[1] (۲۰۱/۶)

[2] (۵۹۲/۴)

فقہاء اہل حدیث:

فقہاء اہل حدیث میں امام احمد، امام بخاری، امام ابو داؤد قابل ذکر ہیں. بعض علماء نے امام مالک اور امام شافعی رحمہا اللہ کو بھی فقہاء اہل حدیث میں ذکر کیا.

ابن ندیم نے اپنی کتاب "الفہرست" میں "أخبار فقهاء أصحاب الحديث" کے عنوان سے ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس میں اہل حدیث فقہاء کا تذکرہ کیا ہے.[1]

کیا مذہب اہل حدیث فقہی اصول سے عاری ہے؟

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب اہل حدیث فقہی اصول سے خالی ہے.

میں کہتا ہوں کہ ان حضرات نے یا تو اصول فقہ صحیح طریقے سے نہیں پڑھی لہذا اس فن کی تاریخ سے ناواقف ہیں یا پھر سخت قسم کے متعصب ہیں.

کیوں کہ اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ اصول فقہ کو ایک مستقل فن کی شکل میں سب سے پہلے امام شافعی رحمہ اللہ نے پیش کیا مگر کیا یہ معلوم ہے کہ ان کے فقہی اصول کو مرتب کرنے کی وجہ کیا تھی؟

---

[1] (الفہرست لابن الندیم: ص:۲۷۷.)

امام نووی رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب "المجموع شرح المهذب" میں فرماتے ہیں کہ: امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ -جو کہ اپنے زمانے میں اہل حدیث کے امام تھے- نے امام شافعی رحمہ اللہ سے اصول فقہ میں ایک کتاب تالیف کرنے کی درخواست کی لہذا امام شافعی رحمہ اللہ نے "الرسالة" کتاب تالیف کی جو فن اصول فقہ میں پہلی تصنیف تھی۔[1]

اس واقعہ سے دو باتیں سامنے آئیں:

١. مذہب اہل حدیث میں فقہ کے اصول وضوابط موجود تھے جنہیں ائمہ وفقہاء اہل حدیث جانتے تھے۔
٢. اہل حدیثوں کی ایماء پر ہی اصول فقہ کو ایک مستقل فن کی شکل دی گئی۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

جب اہل حدیث کے اصول وہی ہیں جو حنابلہ کے اصول ہیں تو پھر مذہب اہل حدیث علیحدہ ایک مذہب کیوں ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ کہ، یہ سوال ہی غلط ہے کیوں کہ اہل حدیث مذہب، حنبلی مذہب کے مقابلے میں قدیم ہے بلکہ مذہب حنابلہ اہل حدیث مذہب کی ایک شاخ ہے۔

لہذا حنابلہ، اہل حدیث مذہب سے الگ ہوئے اور اپنا الگ مذہب بنایا۔

---

[1] (٨/١)

اس بنیاد پر مذہب اہل حدیث اصل ہے اور مذہب حنابلہ فرع، اور اصولی طور پر فرع کو اصل کے تابع ہونا چاہیے نہ کہ اصل کو فرع کے.

لہذا سوال یوں ہونا چاہیے کہ "جب مذہب حنابلہ اہل حدیث مذہب کی ہی ایک شاخ ہے تو پھر ان کا مذہب الگ کیوں شمار کیا جاتا ہے ؟"

اب جبکہ یہ واضح ہو گیا کہ حنابلہ مذہب اہل حدیث سے الگ ہوئے ہیں لہذا آپ یہ سوال ان سے جا کر پوچھیں.

اب اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ مذہب حنبلی، اہل حدیث مذہب کی ہی ایک شاخ ہے.

تو جواب یہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ اہل حدیث مذہب پر تھے یہی وجہ ہے کہ انہیں فقہاء اہل حدیث میں شمار کیا جاتا ہے بلکہ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وله إختيار في الفقه على مذهب أهل الحديث وهو إمامهم".[1]

ترجمہ: اور ان کے (امام احمد رحمہ اللہ) کے فقہی اختیارات مذہب اہل حدیث کے مطابق تھے اور آپ مذہب اہل حدیث کے امام تھے.

لہذا جب صاحب مذہب اہل حدیث میں سے تھے تو یہ مذہب بھی اہل حدیث سے ہی نکلا ہے.

[1] (الإنتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء: ص:۱۰۷)

مذہب اہل حدیث اور مذہب حنابلہ میں ایک اہم فرق:

مذہب اہل حدیث اور مذہب حنابلہ میں ایک جوہری فرق یہ ہے کہ اہل حدیث کسی ایک کی تقلید کو واجب نہیں کہتے جبکہ حنابلہ امام احمد رحمہ اللہ کی تقلید کو واجب سمجھتے ہیں.

چنانچہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام ابو یعلی، امام بزار اور ان کے مثل دوسرے علماء مذہب اہل حدیث پر تھے نہ ہی کسی ایک خاص عالم کی تقلید کرتے تھے اور نہ ہی مجتہد مطلق تھے بلکہ ائمہ حدیث جیسے امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق، امام ابو عبید رحمہم اللہ کے قول کو اختیار کرتے تھے.[1]

اہل حدیث اور دیگر مذاہب کے درمیان مذکورہ فرق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی بیان کیاہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: فلم يكن عندهم من الرأي أن يجمع على تقليد رجل ممن مضى مع ما يروون من الأحاديث والآثار المناقضة في كل مذهب من تلك المذاهب.[2]

ترجمہ: اہل حدیثوں کا یہ مسلک نہیں تھا کہ علماء سابقین میں سے کسی ایک کی تقلید لازم سمجھ لی جائے کیوں کہ وہ دیکھتے تھے کہ تمام مذاہب میں ایسے مسائل موجود ہیں جو احادیث اور آثارِ صحابہ کے مخالف ہیں.

---

[1] (مجموع الفتاوى: ۲۰/ ۴۰)

[2] (حجۃ اللہ البالغۃ: ج:۱، ص:۲۵۵)

علماء سابقین کا اہل حدیث کو بطورِ مذہب ذکر کرنا.

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (ت:۴۶۳) نے اہل حدیث کو بطور مذہب فقہی ذکر کیا ہے جیسا کہ چند سطور پہلے ذکر کیا گیا.

امام ابن حزم رحمہ اللہ (ت:۴۵۶) نے بھی اہل حدیث کو حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے مقابلے میں ایک الگ جماعت شمار کیا ہے.[1]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام أبو یعلی، امام بزار وغیرہم کو مقلدین اور مجتہدین سے الگ کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ مذہب اہل حدیث پر تھے.[2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تالیف "حجة الله البالغة" میں "باب الفرق بين أهل الحديث وأصحاب الرأي" کے عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے جس میں انہوں نے احادیث و آثار کی جمع و تدوین کے سلسلے میں اہل حدیثوں کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے مذہب اہل حدیث کے بعض فقہی اصول بیان کیے ہیں.[3]

لہذا مذکورہ علماء کے اقوال کی روشنی میں یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ مذہب اہل حدیث سلف کے درمیان بحیثیت فقہی مذہب کے معروف تھا.

---

[1] (الإحكام في أصول الأحكام لابن حزم: ج:۴، ص:۱۹٦)

[2] (مجموع الفتاوى: ج:۲۰، ص:۴۰)

[3] (حجة الله البالغة: ج:۱، ص:۲۵۴/۲۵۵)